



سوال

(01) غمیر اللہ کی تعظیم اور حاجت روائی کا نظریہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی مسلمان کو بلا حکم شرع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا کیسا ہے اور مسجد کے کنوئیں سے باوجود غیر قوم کے پانی بھرنے کے کسی مسلمان کو پانی نہ لینے دینا کیسا ہے؟ بعد نماز صبح کے مسجد کے نمبر کے دائیں طرف منہ کر کے کھڑے ہونا اور کچھ دیر کے بعد رکوع کے مانند جھک کر تعظیم کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ تعظیم سید عبدالقادر رحمہ اللہ کی کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھنا اور کہنا کہ پیران پیر جس کو جو چاہیں دے سکتے ہیں، کیسا ہے؟ ایسے شخص کے پیچھے جس میں یہ سب باتیں بھری ہوں، نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اور ان کی دعوت قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ دوسرے نمازی کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ۖ ۱۱۴ البقرة: ۱۱۴

[اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے منع کرے کہ ان میں اس کا نام لیا جائے]

مسجد سے روکنا بڑا ظلم ہے اور ظلم کو جو باوجود قدرت کے نہ روکے، وہ مثل ظالم کے ہے اور ظلم کی درپردہ اعانت کرنا بھی ظلم ہے اور فسق۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر ان کی تعظیم کے لیے رکوع کی طرح جھکتا سخت بدعت ہے اور یہ سمجھنا کہ بڑے پیر رحمہ اللہ جس کو جو چاہیں دے سکتے ہیں، محض غلط اور بڑے گناہ کی بات ہے، چونکہ ایسا شخص کلمہ توحید اور رسالت کا بلا اکراہ دل سے مقرر ہے، اس لیے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔ حدیث میں ہے: ((صلوا خلف کل بروفاجر)) [1] ”برے بھلے سب کے پیچھے نماز پڑھو۔“

فاسقوں سے نہ ملنا، اگر لپٹے بچانے کو ہے یا اس نظر سے کہ نہ ملنے سے گمان ترک فسق کا ہے تو واجب ہے۔ فاسق کی دعوت میں اگر کوئی فسق کی چیز شامل ہے تو دعوت نہ قبول کرنی چاہیے۔

کتبہ: محمد عین الحق۔ الجواب صحیح۔ کتبہ: محمد عبداللہ۔



مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 41

محدث فتویٰ

[1] سنن الدار قطنی (۵۷/۲) واللفظ له، سنن أبي داود، رقم الحديث (۱۱۲۵) امام دارقطنی رحمہ اللہ اس کی سند کے متعلق فرماتے ہیں: "مخول لم يسمع من أبي هريرة، ومن دونه ثقات" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رواه الدار قطنی - - من طرق، كلفها واهية جداً" نیز امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ليس في هذا المتن إسناد مثبت" نیز امام احمد اور امام دارقطنی رحمہما اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس حدیث کے تمام طرق و اسانید کا جائزہ لینے کے بعد فرماتے ہیں: "فقد تبين من هذا الترجيح والتتبع لطرق الحديث أنها كلفها واهية جداً، كما قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (ص: ۱۲۵) ولذلك فالحدیث ببقی علی ضعف، مع كثرة طرقه، لأن هذه الكثرة الشديدة الضعف في مفرداتها لا تعطى الحديث قوة في مجموعها، كما هو مقرر في علم الحديث، فالحدیث مثل صالح لهذه القاعدة التي قلما يراعيها من المستعملين بهذا العلم الشريف" (إرواء الغلیل: ۳۰۱/۲)

خلاصہ کلام یہ کہ یہ حدیث سخت ضعیف ہے، جو قطعاً قابل احتجاج نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا سوال میں جس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت سوال کیا گیا ہے، سائل کے حسب تصریح اس کے عقیدے میں غیر اکی عبادت اور اس کے لیے قدرت و تصرف جیسے شرکیہ عقائد پائے جاتے ہیں، جن کی موجودگی میں اس کے پیچھے نماز درست نہیں، کیوں کہ بلاشبہ یہ عقائد شرک اکبر میں داخل ہیں۔